آئندہ شماروں کے موضوعات

☆برما کے صوبے ارکان کے روہنگیاں مسلمانوں کی نسل کشی کے لیےان کی آزادانہ شادیوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔شادی کے لیے باقاعدہ اجازت نامہ لیناضروری ہے۔یہ اجازت نامہ دوسال کی تگ ودو کے بعد دیا جاتا ہے۔گزشتہ دوسال میں پندرہ ہزار درخواستیں شادی کی اجازت کے لیے دائر کی گئیں لیکن صرف ۱۵۰ جوڑوں کو شادی کی اجازت ملی۔بغیر اجازت شادی کرنے والوں کوجیلوں میں بند کر دیا جاتا ہےاوراذیت ناک تکالیف دی جاتی ہیں۔ بنی اسرائیل کے عہد کا فرعون ایک نئے روپ میں اپنی خدائی کا اعلان کر رہا ہے۔اس اعلان کی تفصیلات۔

☆روس کے شہر کراسنودار میں ترک مسلمان اقلیتی گروہ مسخیتی کے خلاف نسلی لسانی اور مذہبی بنیادوں پر نسل کشی جا رہی ہے۔پانچ ہزار ترکوں کو جلاوطنی پر مجبور کر دیا گیا ہے۔۱۵ ہزار مسلمان امریکہ جانے کے لیے ویزے کے متمنی ہیں،قزاق نسل کی ملیشیا روس ریاست کی سرپرستی میں مسلمانوں کو جبراً نسل کشی،نقل مکانی،جلاوطنی کے لیے حالات کیوں سازگار کر رہی ہے؟

☆ہارورڈ یونیورسٹی کے زیر اہتمام عورتوں مردوں کی مساوات کے ملحدانہ اور کافرانہ فلسفے کے تحت دنیا پر پڑنے والے تباہ کن اثرات کے عالمگیر مطالعے کے ہولناک نتائج Judy Heymaun نے اپنی کتاب Forgotten Faimlies میں پیش کیے ہیں۔ان تباہ کن اثرات کی جھلکیاں اور کتاب پر تبصرہ۔

☆زرد صحافت کے بعد دنیا زرد ٹیلی ویژن کے نرغے میں Tabliod Television پاکستانی معاشرے کے ساتھ ساتھ عالمی معاشرے کو کس طرح تباہ و برباد کر رہے ہیں۔دنیا بھر میں تشدد،جنسی جرائم،دہشت گردی،غصے، اشتعال،عدم برداشت اور مار پیٹ کا سبق ٹی وی کے ان وحشیانہ کھیلوں اور کارٹون فلموں کے ذریعے عام کیا جا رہا ہے جن میں اذیت رسانی وشر پسندی کے نئے نئے طریقے بچوں اور بڑوں کوسکھائے جاتے ہیں۔ٹام اینڈ جیری کارٹون اور ریسلنگ کے پروگرام اس کی مثالیں ہیں۔تمام کمپیوٹر گیمز تشدد اور وحشیانہ کھیلوں پر مبنی ہیں،جس کے نتیجے میں بچے مشتعل مزاج، جھگڑالو اور دہشت گرد بن جاتے ہیں۔اس کا لازمی فائدہ اسلحہ کے بیوپاریوں کو پہنچتا ہے۔ویڈیو گیمز اسلحہ کے عالمی خریدار پیدا کرتے ہیں۔ڈزنی لینڈ ہالی ووڈ اور ٹیبو لائڈ ٹی وی کا تجزیہ۔

☆امریکی ایوان نمائندگان نے بھارت سے سول نیوکلیئر ٹیکنالوجی کے معاہدوں کی شقوں کوخفیہ رکھنے پر ناراضگی کا اظہار کیوں کیا؟ کانگریس کی انٹرنیشنل ریلیشن کمیٹی کے چیئرمین ہنری ہائڈ نے ایوان سے شکایت کی ہے کہ بھارتی حکام امریکہ سے طے پانے والے معاہدے کی شقوں کے بارے میں کانگریس کے اراکین اور کمیٹی کے اراکین سے زیادہ معلومات رکھتے ہیں۔جوہری اسلحہ کے ماہرین نے ہنری ہائڈ کمیٹی کے سامنے اس خطرے کا اظہار کیا ہے کہ یہ صورت حال غیر معمولی اور نہایت خطرناک ہے اور امریکی مفادات کے خلاف ہے۔کانگریس کو اعتماد میں لیے بغیر یہ کارروائی اس امر کا اظہار ہے کہ حکومت یہ یقین رکھتی ہے کہ اس کے خفیہ فیصلوں کی امریکی ایوان

نمائندگان بلاچون چرا منظوری دے دے گا۔ معاہدے پر ۱۸/ جولائی کو امریکہ اور ہندوستان کے مابین خفیہ دستخط ہوئے لیکن اس دستاویز کے سلسلے میں کانگریس سے مشورہ نہیں کیا گیا؟ ایسا کیوں ہوا؟ کیا یہ پہلی بار ہورہا ہے؟ کیا امریکہ سمیت پوری دنیا میں فیصلے ایوان نمائندگان کرتے ہیں یا کوئی اور؟ جمہوری معاشروں میں ان عوامی نمائندگان کی حیثیت کیا ہے؟ اصل حکومت دنیا کے تمام ممالک میں کس کے پاس ہے؟ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں یا غیر منتخب اشرافیہ؟ جمہوریت اور ایوان نمائندگان کی اصل حقیقت کا تجزیہ۔

☆ بنگلہ دیش میں غربت کے باعث جہیز کی رسم نے شدت اختیار کر لی ہے۔ پچیس ہزار ٹکہ [۳۸۰ ڈالر] کے بغیر لڑکیوں کی شادی ناممکن ہوگئی ہے۔ جہیز نہ لانے والی لڑکیاں اذیت ناک زندگی بسر کرتی ہیں یا گھروں کو واپس لوٹ آتی ہیں۔ ہندوستان میں لڑکیاں جلا دی جاتی ہیں۔ پاکستان میں چولہے پھٹ جاتے ہیں۔ ان ممالک میں جہیز کی رسم کے خلاف بے شمار قوانین بن چکے ہیں لیکن صورت حال دن بہ دن ابتر کیوں ہورہی ہے؟ کیا معاشرے میں تبدیلی قوانین کے ذریعے آسکتی ہے؟ کیا مغربی فکر و فلسفے کے تحت انسان کو بدلنے کے بجائے قوانین بدلنے پر تمام توجہ مرکوز ہونے کے نتیجے میں صورت حال پیچیدہ ہورہی ہے؟ دنیا میں سب سے زیادہ قوانین امریکی اور یورپی معاشرے میں کیوں ہیں اور مذہبی معاشروں میں سب سے کم قوانین کیوں ہیں؟ یورپی ممالک میں ہر تیسرا آدمی قانون شکنی کا مرتکب ہوتا ہے کیوں؟ فرد کو بدلنے کے بجائے قانون بدلنے پر زور کیوں ہے؟ کیا اس لیے کہ فرد کو صرف مذہب بدل سکتا ہے اور مغرب مذہب کا قائل نہیں ہے۔

☆ UNFPA کی رپورٹ کے مطابق عورتوں کی تعلیم عورتوں کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔ زچگی کے دوران عورت کی موت اور بچوں کی اموات میں کمی کرتی ہے اور عورتوں کی قوت افزائش میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ لیکن رپورٹ یہ نہیں بتاتی کہ ان خوش خبریوں کے باوجود دنیا میں جہاں بھی عورتیں تعلیم یافتہ ہوئیں وہاں بچوں کی پیدائش کی شرح برائے نام اور جہاں عورتیں بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوئیں وہاں بچوں کی پیدائش کی شرح صفر کیوں ہوگئی؟ جہاں بھی اعلیٰ تعلیم آئی وہاں آزادی، جمہوریت اور زناکاری ایک ساتھ آئے جس کے نتیجے میں روایات، اقدار اور آبادی کا زوال ہوگیا، مذہبی معاشروں کے سوا مغرب میں ہر جگہ آبادی تیزی سے کم ہورہی ہے آخر کیوں؟ لذت پرست معاشرے بچوں کی پرورش کے لیے قربانی دینے پر کیوں تیار نہیں؟ مساوات مرد و زن کے نتیجے میں ہر عورت بچہ پیدا کرنے سے کیوں گھبراتی ہے؟ تاریخی حقائق کا انکشاف پہلی مرتبہ۔

☆ جیو کے نئے چینل ''آؤ اور دنیا سجائیں'' کے مقاصد کیا ہیں؟ کیا لوگوں کے پاس اتنا وقت ہے کہ وہ صبح سے رات تک زندگی جیو کے لیے وقف کردیں۔ پرائیویٹ ٹی وی چینل تیزی سے کیوں کھل رہے ہیں ان کے لیے سرمایہ کہاں سے آرہا ہے؟ پاکستان میں کاروبار سکڑ رہا ہے، صنعتیں بند ہورہی ہیں، درآمدات نے ملکی معیشت کا دیوالیہ نکال دیا ہے، اس کے باوجود ٹی وی چینلوں کو روپیہ کہاں سے مل رہا ہے؟ کیا ان ٹی وی چینلوں کے آمدنی و اخراجات کے گوشواروں کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا ہے؟ ان چینلوں کے پیچھے خفیہ سرمایہ کاری کون کررہا ہے؟

☆ بعض خواتین اراکین قومی اسمبلی نے شکایت کی ہے کہ ان کے شوہروں نے بچے کی پیدائش کے بعد بچے کی

لازمی دیکھ بھال کے لیے ان کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی ہے تاکہ بچوں کی عمدہ دیکھ بھال کی جا سکے۔ کیا مردوں کا یہ رویہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ کیوں کہ بنیادی حقوق کے تحت عورت و مرد برابر ہیں اور ان کے حقوق و مراعات سب برابر ہیں۔قرآن پابند کرتا ہے کہ عورت دو سال تک لازماً بچے کو دودھ پلائے، اگر عورت بچے کو دودھ پلائے تو قومی اور عالمی امور کیسے انجام دیے جائیں؟ کیا مساوات کا فلسفہ صریحاً کفر نہیں ہے؟ کیا مغربی تصور مساوات مرد و عورت اسلامی منہاج کے مطابق ہے؟

☆بی بی سی نے ۲۰۰۷ء کے نئے منصوبے میں عربی ٹی وی چینل شروع کرنے کا اعلان کیا ہے اور عالمی نشریات کے تحت یورپی ریاستوں بلغاریہ، کروشیا، چیک، یونان ہنگری، قازستان، پولینڈ، سلواکیہ، سلوینیا اور تھائی لینڈ کے لیے نشریات بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مغرب کا آئندہ ہدف کیا ہے؟ بی بی سی کا عربی چینل پہلا بین الاقوامی عربی ٹی وی چینل ہے جو سرکاری خرچ پر چلایا جائے گا جب کہ بی بی سی کی انگریزی نشریات تجارتی بنیادوں پر چلائی جاتی ہیں۔دیگر زبانوں میں نشریات حکومت برطانیہ کے مالی تعاون سے پیش کی جاتی ہیں۔عالم عرب اور عالم اسلام پر بی بی سی کی نوازشات کا راز کیا ہے؟

☆ایریا اسٹڈی سینٹر فار یورپ کراچی اور رگوئٹے انسٹی ٹیوٹ کے تعاون سے کراچی میں ۶ اور ۷؍دسمبر کو منعقد ہونے والی کانفرنس بہ عنوان Different facets of life in the Islamic Ummah in a golobalized world. کے اہداف مقاصد کا تجزیہ............اس کانفرنس میں مخصوص نوعیت کے مفکرین اور جدیدیت پسند سیکولر مسلم مفکرین کو مدعو کرکے اسلام کی عجیب وغریب تصویر دنیا کے سامنے پیش کی گئی۔اس کانفرنس کا مرکزی نکتہ اس قول کو بنایا گیا کہ ''چراغ مختلف ہیں لیکن ان کی روشنی ایک ہے'' بہ ظاہر یہ بات وزنی ہے لیکن اسلام کے یہ چراغ مغرب کی ماچس سے جلائے گئے تھے لہٰذا ان سب کی روشنی مختلف ہوگئی۔مثلاً ہندوستان کے اصغر علی انجینئر نے پہلی مرتبہ یہ انکشاف کیا کہ ''صوفیاء علماء سے مختلف ہوتے ہیں خصوصاً چشتی سلسلہ سلاسل راسخ العقیدہ اور خالص اسلام پر زور نہیں دیتا، چشتی مسلک کے لوگ ہندوستان کے دیگر مذاہب، ثقافتوں اور خصوصا ہندو مذہب سے فراخ دلانہ برتاؤ کرتے تھے اور انھیں اپنے مذہب سے کمتر نہ سمجھتے تھے۔انھوں نے آزادانہ طور پر ہندوستانی ثقافت کو اختیار کیا اور مقامی زبانوں میں تحریر و تقریر کے ذریعے عوام تک رسائی حاصل کی۔صوفیا طریقت کو مقدم رکھتے ہیں جب کہ علماء شریعت کو اس کا مطلب یہ نہیں کہ صوفیا شریعت سے باہر تھے لیکن وہ شریعت پر اس سختی سے کاربند نہ تھے جس طرح علماء کاربند رہتے ہیں۔صوفیاء نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ صرف اسلام کو آخری سچ، آخری حق اور آخری الکتاب مانتے ہیں، سچائی کے مختلف رنگ آہنگ اور اظہارات ہیں لہٰذا وہ سچائی کے تمام طریقوں اور روایتوں کو برابر کی سطح پر سچ تسلیم کرتے تھے۔صوفیاء کے مذہب کا دو نکاتی فلسفہ تھا۔وحدت الوجود اور صلح کل......صلح کل کا نظریہ مذاہب اور انسانوں کے مابین تمام تفریقوں کو مٹا کر محبت کی شمع روشن کرتا ہے۔اس قسم

کے احمقانہ، جاہلانہ افکار اس کانفرنس میں پیش کیے گئے۔اصغر علی انجینئر یہ نہیں بتا سکے کہ مسلمانوں کی اس صلح کلی کے باوجود ہندوستان میں مسلمان محدود اقلیت کیوں رہے؟ فارس، عرب، افریقہ، وسطی ایشیاء کی طرح یہ خطہ مسلمانوں کا اکثریتی علاقہ کیوں نہ بن سکا؟ مغرب صوفیاء کی تعلیمات کو مغربی رنگ دے کر اسلام کی تصویر مسخ کرنے کی نئی کوششوں میں مصروف ہے۔ان کوششوں کا جائزہ......ان صوفیاء کرام کا تذکرہ خصوصاً سنوسی تحریک اور امام شاملؒ کی تحریک کے صوفیاء کا تذکرہ جنھوں نے خون کے قطروں سے اسلام کی شمع دنیا کے مختلف حصوں میں روشن رکھی۔

☆ W.M.Watt کے ان مضامین کا از سرِ نو جائزہ جس میں واٹ نے امام غزالیؒ کی کتاب مشکوۃ الانوار میں تحریف وتدلیس کو ثابت کیا ہے اور امام غزالیؒ کی کئی کتابوں میں الحاقات کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کتابوں کی امام غزالی سے نسبت کو مسترد کیا ہے۔واٹ کے درج ذیل دو اہم مضامین جرنل آف رائل ایشیاٹک سوسائٹی میں شائع ہوئے تھے۔

[1] THE AUTHENTICITY OF THE WORKS ATTRIBUTED TO AL GHAZZALI, [2] A FORGERY IN AL GHAZZALI'S MISHKAT

☆ جولائی ۲۰۰۵ء میں بی بی سی نے دنیا بھر میں ہونے والے جنسی جرائم کے بارے میں ایک رپورٹ نشر کی، اس رپورٹ کے مطابق گزشتہ ایک برس میں دنیا میں سب سے کم جنسی جرائم پاکستان میں ریکارڈ ہوئے، جبکہ اس کے مقابلے میں امریکہ میں پچھلے برس جنسی زیادتی کے نوے ہزار مقدمات درج ہوئے۔ان مقدمات میں بارہ فیصد نابالغ بچیاں ہوس کا نشانہ بنیں۔اس رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ صرف برطانیہ اور ویلز میں ۱۶۷ خواتین روزانہ زیادتی کا نشانہ بنتی ہیں، آسٹریلیا کی صرف ایک ریاست نیو ساؤتھ ویلز میں ایک سال میں زیادتی کے گیارہ ہزار کیس درج ہوئے، ان مقدموں میں اجتماعی زیادتی کے ۶۳ کیس تھے جبکہ ۳۲۰ کم عمر بچے تھے، سویڈن کی آبادی محض ۹۰ لاکھ ہے اس چھوٹی سی آبادی کے چھوٹے سے ملک میں ایک سال میں زیادتی کے دو ہزار ایک سو کیس رجسٹر ہوئے۔[Jang, 8 July, 2005. J.C] اس رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا یورپ اور امریکہ میں جنسی زیادتی کے حادثات کی اصل تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے کیونکہ تمام حادثات تھانوں اور عدالتوں تک نہیں پہنچتے، کیا جنسی جرائم کا اصل سبب سرمایہ دارانہ نظام اور جمہوری نظام ہے؟ کیا دنیا میں جہاں بھی جمہوریت، آزادی، مساوات اور سرمایہ دارانہ نظام آتا ہے وہاں لبرل اور سول سوسائٹی کے قیام کے نتیجے میں جنسی درندگی اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے؟ امریکہ، برطانیہ اور یورپ میں مکمل جنسی آزادی کے باوجود جبری زنا کے واقعات کا اصل پس منظر کیا ہے؟ نام نہاد مہذب ملکوں کی جنسی درندگی کی کہانیاں پہلی مرتبہ منظر عام پر۔

ساحل اپریل ۲۰۰۶ء